Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

بالونت سنگھ ودیگران

بنام

گربچن سنگھ ودیگران

تاریخ فیصلہ: 15اکتوبر، 1992

[کلدیپ سنگھ اوراین ایم کاسلویال، جسٹس صاحبان]

حدبندی ایکٹ، 1963:9419456774

آرٹیکل 137-ڈگری کی شرائط سے زیادہ زمین- عمل درآمد کی کارروائی میں غلطی سے علامتی قبضے کے ذریعے ریکارڈ کیا گیا- غلطی کی اصلاح اور بحالی کے لیے درخواست- حدبندی کے آغاز کی تاریخ۔

مدعاعلیہ کی طرف سے حاصل کردہ پیشگی استثنی کی ڈگری پر عمل درآمد میں اسے حقیقی ملکیت کے ساتھ ساتھ زمینوں کا علامتی قبضہ بھی دیا گیا۔ڈگری کے مطابق، مدعاعلیہ صرف اصل ملکیت کا حقدار تھا، اور جہاں تک علامتی ملکیت کی فراہمی کا تعلق ہے، یہ ڈگری کی شرائط سے بالاتر تھا۔

اپیل گزاروں کے والد کو مذکورہ غلطی کے بارے میں معلوم ہونے کے بعد، سال 1965 میں اعلامیہ اور مستقل حکم امتناعی کے لیے دعویٰ دائر کیا گیا، جسے ان کے حق میں منظور کر لیا گیا،اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی طرف سے 12.5.1969 پر اپیل میں مذکورہ اعلانیہ ڈگری کی تصدیق کی گئی، لیکن حکم امتناعی کی راحت سے انکار کر دیا گیا کیونکہ وہ اس حصے کے حقیقی قبضے میں تھا جس پر عمل درآمد کی کارروائی میں علامتی قبضہ درج کیا گیا تھا۔ یہ حکم حتمی ہو گیا۔

اپیل میں مدعاعلیہ نے سال 1973 میں تقسیم کے لیے دعویٰ دائر کیا جس میں نہ صرف ان زمینوں کا دعوی کیا گیا جن پر اس نے حقیقی قبضہ حاصل کیا تھا، بلکہ ان زمینوں کا بھی دعوی کیا گیا تھا جن پر اسے 1963 میں عمل درآمد کی کارروائی میں علامتی قبضہ دیا گیا تھا۔ تقسیم کے لیے مقدمہ دائر کرنے کے بعد، اپیل گزاروں نے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات 47، 151 اور 152 کے تحت اعتراض کی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ ڈگری دار کو غلط طریقے سے پہنچائے گئے ضرورت سے زیادہ رقبے کی بحالی کے ذریعے ریکارڈ مال میں ضروری اصلاح کی جا سکے۔ مدعا علیہ-ڈگری دار نے درخواست کا مقابلہ کیااور اس بنیاد میں سے ایک یہ تھی کہ اعتراض کی درخواست کو حد سے روک دیا گیا تھا کیونکہ اسے 13.6.1963 کے حکم کے تین سال کے اندر دائر نہیں کیا گیا تھا، جس کے تحت ڈگری دار کو علامتی قبضہ دیا گیا تھا۔

ڈگری ہولڈر کو علامتی قبضہ دیا گیا۔ سب جج نے قرار دیا کہ میعادِ محدودیت کا آغاز اُس وقت سے ہوگا جب مؤرخہ 1973 میں مدعا علیہ ڈگری دار نے تقسیمِ جائیداد کی کارروائی دائر کر کے درخواست گزاروں کے قبضے میں مداخلت کرنے کی کوشش کی۔ یہ بھی مانا گیا کہ ڈگری دار نے پہلے ہی اس زمین پر قبضہ کر لیا تھا جس کا وہ ڈگری کے تحت حقدار تھا اور وہ اس حد سے زیادہ علاقے پر قبضہ برقرار رکھنے کا حقدار نہیں تھا جس کا صرف علامتی قبضہ اسے دیا گیا تھا۔

مذکورہ حکم سے نالاں ہو کر، ڈگری دار نے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی دائر کی، اور ایک سنگل جج نے اس بنیاد پر نظر ثانی کی اجازت دی کہ اس طرح کی درخواستوں کی صورت میں حد تین سال تھی، اور علامتی قبضہ 13 جون 1963 کو پہنچایا گیا تھا، 22 جولائی 1973 کو دائر درخواست کو وقت کے ساتھ روک دیا گیا تھا۔ مزید یہ قرار دیا گیا یہ کہا گیا کہ زمین کا اصل قبضہ کبھی بھی ایگزیکٹو کورٹ کے ذریعے نہیں دیا گیا تھا اور یہ صرف علامتی قبضہ تھا جو فراہم کیا گیا تھا، اور بحالی کے مقصد کے لیے، اگر درخواست منتقل کرنے کی ضرورت تھی، تو یہ علامتی ملکیت کی فراہمی کی تاریخ سے تین سال کے اندر کیا جا سکتا ہے۔ اس کے مطابق عمل درآمد دینے والی عدالت کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا، اور فیصلے کے مقروض کی طرف سے دائر درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔

اس عدالت میں اپیل میں، اس تاریخ سے متعلق سوال پر جس سے حد بندی ایکٹ 1963 کے آرٹیکل 137 کے تحت حد بندی کی مدت شروع ہو گی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت،

آرٹیکل 137 کے تحت حد کی مدت تین سال ہے جو اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جب درخواست دینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ یہ سوال کہ وصولیوں کو لاگو کرنے کا اس طرح کا حق کب ہو گا، ہر معاملے کے حقائق اور حالات پر منحصر ہو گا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فوری معاملے میں، 13.6.1963 پر حق تقدم کے لیے ڈگری پر عمل درآمد میں 62 کنال کے رقبے پر علامتی قبضہ کی فراہمی، 13 مرلے غلط طور پر درج کیے گئے تھے۔اپیل گزاروں کے والد نے مذکورہ زمین پر قبضہ برقرار رکھااورانہوں نے ڈگری دار کے حق میں علامتی ملکیت کی فراہمی کی ریکارڈنگ کو چیلنج کرتے ہوئے ایک اعلانیہ دعویٰ بھی دائر کیا۔دعویٰ ٹرائل کورٹ نے اس کے حق میں منظور کیااور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے 12.5.1969 کے بحکم اس کی تصدیق کی۔1973 میں ڈگری دار نے 13.6.1963 کے حکم کی بنیاد پر زمین کا دعوی کرتے ہوئے تقسیم کا دعویٰ دائر کیا۔غلطی کو درست کرنے اوراس زمین کی بحالی کے لیے جس کے لیے علامتی قبضہ غلط طور پر درج کیا گیا تھا،اپیل گزاروں کی طرف سے ایگزیکٹو کورٹ میں 22.7.1973 پراعتراض کی درخواست جمع کرائی گئی تھی۔لہذاآرٹیکل 137 کے تحت حد بندی کی مدت اس وقت شروع ہوگی جب بے دخلی کا اصل خطرہ شروع ہوگا یعنی سال 1973 میں تقسیم کی کارروائی شروع ہونے پر۔

عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست نہیں تھا کہ حد بندی 1973 میں نہیں بلکہ 13.6.1963 سے شروع ہوگی۔

یہ ایک ایسا معاملہ ہے جہاں غلطی سے ڈگری کی شرائط سے زیادہ اضافی زمین کو عمل درآمد کی کارروائی میں علامتی قبضے کے ذریعے درج کیا گیا تھا۔یہ حقیقت ڈگری دار کی طرف سے متدعویہ نہیں ہے۔اس غلطی کو عمل درآمد کرنے والی عدالت نے دفعہ 141 کے ساتھ پڑھے جانے والے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 147 کے تحت دائراعتراض کی درخواست پر درست کیا ہے۔اعلانیہ دعویٰ فیصلہ بھی حتمی ہوگیا ہے اور ڈگری دار پر پابند ہے۔انصاف کے مفاد میں معاملے کو عدالت عالیہ میں ریمانڈ کرکے اس قانونی چارہ جوئی کو طول دینا مناسب نہیں سمجھا جاتا ہے۔لہذا عدالت عالیہ کے مورخہ 28.9.1978 کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا گیا ہے اور ایگزیکٹو کورٹ کے مورخہ 19.2.1977 کے فیصلے کو بحال کیا گیا ہے۔

مرلار منا بنام نلپراجو و دیگران،[1955]2ایس سی آر 938،پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کادائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2822، سال 1979۔

دیوانی نظر ثانی نمبر 480، سال 1977 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 28.9.1978 کے فیصلے اور حکم سے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل گزاروں کے لیے ای۔ سی۔ اگروالا۔

جواب دہندگان کے لیے بشمبر لال کھنہ اور مس گیتا نجلی موہن۔

عدالت کا فیصلہ کاسلیوال جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت کی منظوری کی یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 28 ستمبر 1978 کے فیصلے کے خلاف ہے۔ موجودہ معاملے میں اٹھایا گیا مختصر تنازعہ اس تاریخ کے حوالے سے ہے جس سے حد بندی ایکٹ 1963 کے آرٹیکل 137 کے تحت حد بندی کی مدت شروع ہو گی۔ ریکارڈ پر پائے جانے والے حقائق کے مطابق، گروبچن سنگھ مدعا علیہ کو 135 کنال زمین کا حقیقی قبضہ اور 62 کنال، 13 مرلوں کا علامتی قبضہ 13 جون 1963 کو اس کے ذریعے حاصل کردہ پیشگی معافی کے لیے ڈگری پر عمل درآمد کے طور پر دیا گیا۔ ڈگری کے مطابق، گربچن سنگھ صرف 135 کنال زمین پر اصل قبضہ کا حقدار تھا اور جہاں تک علامتی ملکیت کی فراہمی کا تعلق ہے، یہ ڈگری کی شرائط سے باہر تھا۔ اپیل گزاروں کے والد لدھا سنگھ نے مذکورہ غلطی کے بارے میں جان کر سال 1965 میں اعلامیہ اور مستقل حکم امتناعی کے لیے دعویٰ دائر کیا۔ مذکورہ دعویٰ لدھا سنگھ کے حق میں ڈگری شدہ کیا اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی طرف سے 12.5.1969 پر اپیل میں مذکورہ اعلانیہ ڈگری کی تصدیق کی گئی تھی، لیکن حکم امتناعی کی راحت سے انکار کر دیا گیا تھا، کیونکہ لدھا سنگھ اس حصے کے حقیقی قبضے میں تھا جس پر عمل درآمد کی کارروائی میں علامتی قبضہ درج کیا گیا تھا۔ یہ غیر متنازعہ ہے کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کرنال کی طرف سے دیا گیا مذکورہ فیصلہ حتمی ہو گیا جس کی تاریخ 12.5.1969 تھی۔

گربچن سنگھ نے اب سال 1973 میں تقسیم کے لیے دعویٰ دائر کیا ہے جس میں نہ صرف 135 کنال کا دعوی کیا گیا ہے جس پر اس نے اصل جسمانی قبضہ حاصل کیا تھا، بلکہ 62 کنال اور 13 مرلے بھی جن پر اسے 1963 میں عمل درآمد کی کارروائی میں علامتی قبضہ دیا گیا تھا۔ تقسیم کے لیے دعویٰ دائر کرنے کے بعد، اپیل گزاروں نے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات 47/152/151 کے تحت اعتراض کی درخواست دائر کی جس میں دعا کی گئی کہ ڈگری دار کو غلط طریقے سے پہنچائے گئے ضرورت سے زیادہ رقبے کی بحالی کے ذریعے ریکارڈ مال میں ضروری اصلاح کی جا سکے۔ مدعا علیہ-ڈگری دار نے مذکورہ درخواست کو چیلنج کیا۔ دیگر عذرات کے علاوہ، اٹھائی گئی بنیاد میں سے ایک یہ تھی کہ عذرات کی درخواست کو حد سے روک دیا گیا تھا کیونکہ اسے 13.6.1963 کے حکم کے تین سال کے اندر دائر نہیں کیا گیا تھا جس کے تحت ڈگری دار کو علامتی قبضہ دیا گیا تھا۔ لرنڈ سب جج فرسٹ کلاس، کرنال نے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فیصلہ دیا کہ حد تب ہی چلنا شروع ہو گی جب مدعاعلیہ-ڈگری دار نے سال 1973 میں تقسیم کی کارروائی دائر کر کے درخواست گزاروں کے قبضے میں مداخلت کرنے کی کوشش کی۔ یہ بھی مانا گیا کہ ڈگری دار نے پہلے ہی 135 کنال کے رقبے پر قبضہ کر لیا تھا جس کا وہ ڈگری کے تحت حقدار تھا اور وہ 62 کنال کے زیادہ رقبے پر قبضہ برقرار رکھنے کا حقدار نہیں تھا، جس میں سے 13 مرلے صرف علامتی ملکیت اسے دی گئی تھی۔ اس طرح یہ فیصلہ کیا گیا کہ 62 کنال، 13 مرلوں کی زمین کا قبضہ جس میں علامتی قبضہ حاصل کیا گیا تھا، اعتراض کرنے والے- فیصلہ- مقروض کے حق میں بحال کیا جانا تھا۔

مذکورہ حکم کے خلاف نالاں، ڈگری دار نے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی دائر کی۔ فاضل سنگل جج نے اس بنیاد پر نظر ثانی کی اجازت دی کہ اس طرح کی درخواستوں کے معاملے میں حد تین سال ہے اور چونکہ علامتی قبضہ 13 جون 1963 کو پہنچایا گیا تھا، اس لیے 22 جولائی 1973 کو دائر کی گئی موجودہ درخواست کو وقت کے ساتھ روک دیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے مزید کہا کہ زمین کا اصل قبضہ کبھی بھی عمل درآمد دینے والی عدالت کے ذریعے نہیں دیا گیا اور یہ صرف علامتی قبضہ تھا جو فراہم کیا گیا تھا۔ اس طرح، بحالی کے مقصد کے لیے، اگر درخواست کو منتقل کرنے کی ضرورت تھی، تو علامتی ملکیت کی فراہمی کی تاریخ سے تین سال کے اندر ایسا کیا جا سکتا تھا۔ عدالت عالیہ نے اس طرح نظر ثانی کی اجازت دی اور عمل درآمد دینے والی عدالت کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور فیصلے کے مقروض کی طرف سے دائر درخواست کو مسترد کر دیا۔

ہم نے فریقین کے فاضل وکیل کو سنا ہے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ لمٹیشن ایکٹ 1963 کا آرٹیکل 137 موجودہ معاملے کو چلائے گا۔ آرٹیکل 137 درج ذیل ہے:

"137۔ ایسی دیگر تمام درخواستیں جن کے لیے اس حصہ میں کہیں اور مدتِ محدودیت مقرر نہیں کی گئی ہو۔	تین سال	جب درخواست دینے کا حق پیدا ہوتا ہے۔"

آرٹیکل 137 کے تحت حد کی مدت تین سال ہے جو اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جب درخواست دینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ یہ سوال کہ وصولیوں کو لاگو کرنے کا اس طرح کا حق کب ہو گا، ہر معاملے کے حقائق اور حالات پر منحصر ہو گا۔ موجودہ معاملے میں 13.6.1963 پر حق تقدم کے لیے ڈگری پر عمل درآمد میں، 62 کنال، 13 مرلہ کے رقبے پر علامتی قبضے کی فراہمی کو غلط طریقے سے درج کیا گیا تھا۔ اپیل گزاروں کے والد لدھا سنگھ نے مذکورہ زمین پر قبضہ برقرار رکھا اور انہوں نے ڈگری دار

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے حق میں علامتی ملکیت کی فراہمی کی ریکارڈنگ کو چیلنج کرتے ہوئے اعلانیہ دعویٰ بھی دائر کیا۔ مذکورہ اعلانیہ دعویٰ ٹرائل کورٹ نے لدھا سنگھ کے حق میں منظور کیا تھا اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے تاریخ 1 کے حکم اس کی توثیق کی تھی۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ لدھا سنگھ زمین کے حقیقی قبضے میں تھا حکم امتناعی کے لیے کوئی راحت نہیں دی گئی۔ ڈگری دار نے اب 1973 میں 13.6.1963 کے حکم کی بنیاد پر زمین کا دعوی کرتے ہوئے تقسیم کے لیے دعویٰ دائر کیا۔ اپیل گزاروں نے غلطی کو درست کرنے اور اس زمین کی بحالی کے لیے جس کے لیے علامتی قبضہ غلط طور پر درج کیا گیا تھا، ایگزیکٹو کورٹ میں مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعات ز 22.7.1973 کے تحت اعتراض کی درخواست جمع کرائی۔ مذکورہ بالا تسلیم شدہ حقائق میں، ہمارا خیال ہے کہ آرٹیکل 137 کے تحت حد بندی کی مدت اس وقت شروع ہو گی جب بے دخلی کا اصل خطرہ شروع ہو گا یعنی سال 1973 میں تقسیم کی کارروائی شروع ہونے پر۔ ہمارے خیال میں عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست نہیں تھا کہ موجودہ مقدمے کے حقائق اور حالات کی حد 1973 سے نہیں بلکہ آئی ڈی 1 سے شروع ہو گی۔

دوسری صورت میں بھی، یہ ایک ایسا معاملہ ہے جہاں غلطی سے ڈگری کی شرائط سے زیادہ اضافی زمین کو ڈگری دار کے حق میں علامتی قبضے کے ذریعے درج کیا گیا تھا۔ یہ امر ڈگری دار کی جانب سے عدالت کے روبرو جمع کرائی گئی تحریری بحث میں بھی متنازع نہیں بنایا گیا۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 47 کے تحت دائر اعتراض کی درخواست پر ایگزیکٹو کورٹ نے اس غلطی کو درست طریقے سے درست کیا ہے جسے دفعہ 181 کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سلسلے میں لدھا سنگھ کی طرف سے دائر اعلانیہ دعویٰ فیصلہ بھی حتمی ہو گیا ہے اور ڈگری دار پر پابند ہے۔ اس لیے ہم انصاف کے مفاد میں یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ اس مقدمے کو عدالت عالیہ میں واپس کر کے طویل کیا جائے جیسا کہ جواب دہندگان کی جانب سے متبادل میں درخواست کی گئی ہے۔

ہمیں میر لار منا بنام نلپراجو و دیگران، [1955] 2 ایس سی آر 938 میں اس دعویٰ کے فیصلے پر ہماری طرف سے لیے گئے نقطہ نظر کی حمایت ملتی ہے، جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ مقدمے میں کسی فریق کی طرف سے جائیدادوں کے قبضے کی بازیابی کے لیے درخواست جو کالعدم عمل درآمد کی فروخت کے تحت دی گئی تھی، آرٹیکل 181 (لمٹیشن ایکٹ، 1963 کے متعلقہ آرٹیکل 137) کے تحت وقت پر ہو گی، اگر یہ بے دخلی کے تین سال کے اندر دائر کیا گیا تھا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نتیجے میں، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے مورخہ 28.9.1978 کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ایگزیکٹو کورٹ کے مورخہ 19.2.1977 کے فیصلے کو بحال کرتے ہیں۔ مقدمے کے حقائق اور حالات میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔